روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۸ | بدھ ۸ ذیلقعدہ ۱۴۱۴ھ ' ۲۰ شہادت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۰ اپریل ۱۹۹۴ء

یہ دین کے لئے خدمت کا وقت ہے

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا (۔) تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران رہ جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پاکستان کے ۹۵ فیصد مولوی صاحبان شریف اور سادہ لوگ ہیں

مقدونیہ میں احمدیت پھیلانے میں ہمیں کامیابی حاصل ہو رہی ہے

قرآن بتاتا ہے کہ کسی وقت زمین سے باہر کی مخلوق سے رابطہ قائم ہو جائے گا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۰۔اپریل ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔ ۱۰۔ اپریل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہالینڈ کے احمدی احباب سے گفتگو فرمائی اور ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ حضرت صاحب نے بے تکلفی کی فضا میں اپنے احباب سے بات چیت فرمائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے بیلجیئم میں چند البانوی احمدیوں سے ملاقات کی ہے اور انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ بیلجیئم کا دورہ کریں اور وہاں پر موجود احمدیوں سے مل کر اپنے دینی علم میں اضافہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر مردانہ صیغے میں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ کے بارے میں جہاں بھی قرآن میں ذکر ملتا ہے وہ His یا Him کے الفاظ میں مردانہ انداز میں ذکر ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا مغرب میں عورتوں کی آزادی کی بعض تنظیموں نے ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ کو نہ مرد لکھا جائے اور نہ عورت تاکہ عورتوں کی دلشکنی نہ ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ یہ نہیں بتاتے کہ پھر اللہ کو کیا لکھا جائے؟ حضرت صاحب نے سوال کرنے والے سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ پسند کریں گے کہ اللہ کو مونث کے صیغے میں لکھا جائے؟ سوال کرنے والے نے کہا کہ وہ ایسا پسند نہیں کریں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا عورتوں کے بارے میں انتہا پسندی سے کام لینے والے اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ مرد طاقت اور قوت کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں قہار اور جبار ہونا جیسی صفات اس کی طاقت اور قوت کی علامات ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ اولمپک وغیرہ کھیلوں کے مقابلوں میں مرد اور عورتوں کے مشترکہ مقابلے کیوں منعقد نہیں کئے جاتے۔ عورتوں کے الگ اور مردوں کے الگ کیوں کروائے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ دونوں برابر نہیں ہیں چونکہ مرد کا صیغہ طاقت کی علامت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے لئے مرد کا ٹائٹل ہی مناسب ہے۔

جسم جلنے کا ہومیو پیتھک علاج

ایک صاحب نے کہا کہ ایک چھوٹے بچے کا جسم گرم پانی پڑنے سے جھلس گیا ہے۔ جلد سکڑ گئی ہے۔ اس کو کیا دوا دی جائے۔؟

حضرت صاحب نے فرمایا اس کو رس ٹاکس ۱۰۰۰ اور ساتھ آرنیکا دی جائے۔ اور چند خوراکوں کے استعمال کے بعد سلفر استعمال کرائی جائے۔ اور جلی ہوئی جگہ پر کیلنڈولا مدر ٹنکچر دو تین دفعہ صرف چھ کر دیں۔ ملیں نہیں۔

ایک یورپی احمدی کا اردو نظم سنانا

ایک یورپی احمدی کے بارے میں حضرت صاحب کو بتایا گیا کہ انہوں نے اردو سیکھی ہے اور وہ اردو میں ایک نظم سنانا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس یورپی احمدی نے حضرت مصلح موعود کی نظم اپنی یورپی لہجے میں سنائی۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

حضرت صاحب نے اس نظم کے بعض اشعار کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور اس کے مطالب کی وضاحت فرمائی۔

خلائی مخلوق کیا ہے؟

ایک صاحب نے کہا کہ دو ہفتے قبل انہوں نے ریڈیو پر ایک پروگرام سنا تھا جو خلائی مخلوق کے بارے میں تھا۔ اس بارے میں آپ کا کیا

باقی صفحہ ۳ پر

اعلان نکاح

○ مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ رقم فرماتے ہیں۔

مورخہ ۱۵ اپریل ۹۴ء بیت اللطیف محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ میں بعد نماز مغرب عزیز صلاح الدین احمد خان (عرف یوسف) ابن مکرم منور احمد خان صاحب ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح عزیزہ سمیرا ہما چوہان بنت مکرم طارق سلیم صاحب چوہان مقیم گوٹن برگ سویڈن کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ عزیزہ سمیرا ہما کی طرف سے ان کے نانا برادرم عبداللطیف صاحب انور نے بطور وکیل ایجاب و قبول کیا۔ رشتہ کے کامیاب و بابرکت ہونے کے لئے احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب مربی سلسلہ ضلع میرپور کی بیٹی عزیزہ قدسیہ محمود سردار بیگم محمود الغنی سردار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱۔مارچ ۹۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی پوتی ہے۔ بچی کا نام مناہل تجویز ہوا ہے۔

احباب و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود بچی کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے اور روالدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹۔ اپریل ۹۴ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منیر احمد صاحب بٹ آف تلے عالی ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم چوہدری مہرالدین صاحب آف دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام "سمیر دانیال بٹ" تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک' خادم دین بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۰ - شہادت ۱۳۷۳ ہش   ۲۰ - اپریل ۱۹۹۴ء

دعوت الی اللہ اور ذکر الٰہی

مذاہب میں جو اختلافات نظر آتے ہیں ان کی موجودگی میں بھی ایک بات واضح طور پر سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام وہ کیا رکھتے ہیں اس میں اختلاف ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق ان کے خیالات کیا ہیں اس میں بھی اختلافات ہو سکتے ہیں اور ہیں بھی۔ لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی کا تعلق ہے' اس میں سب لوگ مشترک ہیں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہم دہریہ کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں تہہ دل سے کسی نہ کسی ایسے وجود کا ذکر ضرور کرتے ہیں جس کو خدا کا نام دیا جا سکتا ہے لیکن دیگر مذاہب والے تو تمام کے تمام خدا کی ہستی کے قائل ہیں چاہے وہ کسی ہی طرح خدا کو مانتے ہوں۔ مانتے ضرور ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ خدا کو ماننے والے خدا کا ذکر بھی کرتے ہیں اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان میں سے جو شخص زیادہ نیک ہے وہ خدا کا زیادہ ذکر کرتا ہے۔ گویا کہ مذہب اور ذکر الٰہی لازم و ملزوم ہے۔

ہماری طرف سے دعوت الی اللہ کے پروگرام اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی کی طرف لوگوں کو دعوت دینے سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہم زمانے بھر کو اللہ تعالیٰ کے دروازے تک لانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پیش کر کے انسان کے دل میں یہ یقین پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی صفات اور اس کی قدرتیں انسان کی بہبود کے لئے ہیں اس لئے ذکر الٰہی ہمارے لئے انتہائی لازمی بات بن جاتی ہے۔ ہر وہ شخص جو دعوت الی اللہ کرتا ہے یعنی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کرے۔ ایسا کرنے ہی سے اس کی دعوت موثر ثابت ہو سکتی ہے۔ دوسروں کے لئے بھی اور اس کی اپنی ذات کے لئے بھی۔ وہ جتنا ذکر الٰہی کرے گا۔ اتنا ہی اس کے دل کا تزکیہ ہو گا اور اتنا ہی وہ دوسروں پر اپنی باتوں کا اثر ڈال سکے گا۔ اور لوگوں کو خدا کی طرف لا سکے گا پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہماری دعوت الی اللہ ذکر الٰہی سے معمور رہے۔

کفن بر دوش آئے ہیں کئی لوگ
مگر ان کو کفن پہنائے گا کون
ہمارے ہاتھ تو مصروف ہوں گے
خداوندا انہیں نہلائے گا کون

ابوالاقبال

پھر اُٹھا جانبِ دل شور کہیں
آرزوؤں نے کیا زور کہیں

دُور اُس پار چمک لہرائی
پھر گھٹا اُٹھی ہے گھنگھور کہیں

کون جانے یہ کہاں برسے گی
یہ برستی ہے کہیں شور کہیں

جنگلوں میں بھی تو آبادی ہے
من میں بستا ہے وہ چِت چور کہیں

نغمۂ رنگ سے بَن جُھوم اُٹھا
مست آواز ہُوا مور کہیں

چاندنی رات میں وہ پھُول رہا
ہو گا شبنم میں شرابور کہیں

چار سُو پھیل گئے رنگ ہی رنگ
پھر بہار آئی ہے پُرزور کہیں

غالب احمد

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دارالضیافت ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

خیال ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا عموماً تو ایسی باتیں افسانہ زیادہ اور حقیقت کم ہوتی ہیں۔ اور بہت سے واقعات لوگ خود بھی بنا لیتے ہیں۔ تاہم بعض ایسے واقعات ہوئے ہیں جن کی کوئی تشریح کرنا مشکل ہے۔ ان میں سے ایک واقعہ بتانے کے لئے حضرت صاحب نے مسٹر کریم کو فرمایا مکرم کریم صاحب نے بتایا کہ ۱۹۷۹ء کے لگ بھگ ان کی والدہ نے ایک عجیب واقعہ دیکھا۔ وہ اور ان کی بعض ساتھی خواتین امریکہ میں ایک شادی سے آرہی تھیں۔ ان کی گاڑی میں خواتین تھیں۔ کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کی تیز روشنی ان کا تعاقب کر رہی ہے وہ جہاں جاتی ہیں روشنی ان کے اوپر آتی ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی روکو۔ جب اس نے گاڑی روکی تو وہ روشنی بڑی تیزی سے نیچے آئی اور پھر بے حد تیزی رفتاری کے ساتھ دور جاکر غائب ہو گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن دنوں امریکہ اور روس کے درمیان شدید سرد جنگ Cold war جاری تھی روس میں ایک واقعہ ہوا کہ ایک نامعلوم شے روس میں ظاہر ہوئی انتہائی تیز رفتار روسی طیاروں نے بڑی تیز رفتاری سے اس کا پیچھا کیا مگر وہ چیز جس میں سے روشنی نکل رہی تھی غیر معمولی تیز رفتاری سے غائب ہو گئی۔ اس واقعے کا ذکر ان دنوں روس کے اخبارات میں بھی چھپا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا روسی احمدی اس واقعے کی تفاصیل اس وقت کے اخباروں سے ڈھونڈ سکتے ہیں۔ ان دنوں روس میں پراودا اور ازدستیاہ دو بڑے اخبار تھے ان میں ضرور اس کا ذکر ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ یقین نہیں آتا کہ خلا میں کوئی مخلوق ایسی ہو گی جو ٹکنالوجی کے اعتبار سے بھی اتنی زیادہ طاقتور ہو کہ اپنے نمائندے زمین پر بھیج سکے۔ کیونکہ ہمارے نظام شمسی میں جو سیارے ہیں۔ ان کے بارے میں سائنس کی معلومات خاصی واضح ہیں اس کے مطابق ان سیاروں مریخ مشتری' زہرہ' وغیرہ میں ایسی کسی مخلوق کا علم نہیں ہوسکا۔ اب اگر ایسی کوئی مخلوق ہے اور وہ ہمارے نظام شمسی سے باہر کسی نظام شمسی سے آئی ہے تو ہمارے قریب ترین جو نظام شمسی ہے وہ ہم سے ایک نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ نوری سال (لائٹ ائر) سے مراد یہ ہے کہ کوئی چیز روشنی کی رفتار یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرے اور مسلسل اس رفتار سے ایک سال سفر کرتی رہے تو وہ جتنا فاصلہ طے کرے گی وہ ایک نوری سال کہلاتا ہے۔ اب اگر کوئی مخلوق اتنے فاصلے سے آتی ہے تو اس نے آنے اور پھر واپس جانے کا انتظام بھی کیا ہو گا۔ یعنی دو نوری سال کا ایندھن یا توانائی اس نے جمع کر کے رکھی ہو گی تب وہ سفر پر روانہ ہوئی ہو گی۔ اتنے انتظامات کا سفر بظاہر ناقابل یقین لگتا ہے کیونکہ کوئی ٹھوس جسم اتنی تیز رفتاری سے اتنا لمبا سفر کرے تو وہ پیدا ہونے والی انرجی سے ہی جل کر راکھ ہو جائے گا

قرآن میں بیرون از زمین کی مخلوق سے رابطہ کا ذکر حضرت صاحب نے قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالے سے فرمایا کہ قرآن زمین سے باہر ایسی کسی مخلوق کے وجود کو نہ صرف رد نہیں کرتا بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب ایسی کسی مخلوق کا زمین والوں سے رابطہ ہو جائے گا۔ یہ رابطہ کس شکل میں ہو گا۔ کیا ہماری زمین پر ہو گا' خلا میں ہو گا یا اس مخلوق کے سیارے پر ہو گا؟ یا صرف ایسی مخلوق سے کسی قسم کا رابطہ قائم ہو گا۔ یہ ساری باتیں اس وقت غیر واضح ہیں۔ لیکن قرآن کے الفاظ کے مطابق ایسا کسی نہ کسی وقت ہونا ممکن ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمیں نہیں پتہ کہ ایسا ہماری زندگیوں میں ہو گا یا بعد میں کسی وقت ہو گا۔

ایک صاحب نے سوال نے کیا کہ کیا یہ مخلوق مسلم ہو گی؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسلم کا لفظ بہت وسیع ہے۔ لیکن اس کا اطلاق جس طرح انسانوں پر ہوتا ہے اس طرح ہر جاندار پر تو نہیں ہوتا۔ مرغی یا مرغے کو ہم مسلم قرار نہیں دے سکتے۔ ایسی مخلوق کے طرز زندگی کا علم ہونا ضروری ہے۔

. . . .

. . . .

. . . . ان میں اگر اچھے لوگ ہیں تو وہ اہل زمین کا احترام بھی کریں گے۔ لیکن جہاں اچھے لوگوں کی توقع کی جاتی ہے تو ان میں بعض برے بھی ہو سکتے ہیں۔

یونان میں احمدیت؟ ایک صاحب نے سوال کیا کہ مجھے یونان کے ملک سے بڑی دلچسپی ہے۔ کیا یونان میں احمدی موجود ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ابھی تک ہم یونان نہیں پہنچ سکے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جو عام یورپی ممالک سے الگ رہ جاتا ہے۔ عام لوگ بھی کم وہاں جاتے ہیں۔ یونان کے لوگ عام طور پر بہت شدت سے قدامت پسند اور Rigid ہیں۔ ہم نے جب قرآن کریم کا یونانی زبان میں ترجمہ کروانے کی کوشش کی تو بہت سے روشن خیال یونانی جو ترجمہ کرنا بھی چاہتے تھے اپنے ملک کے سخت گیر عیسائیوں سے ڈر گئے کہ ان کے خلاف سخت رد عمل ہو گا۔ حتیٰ کہ جو یونانی' یونان سے باہر رہ رہے تھے انہوں نے بھی ترجمہ کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ہمارے رشتہ دار یونان میں ہیں ان کو مشکلات میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اس خوف میں ایسے سب لوگوں نے معذرت کر لی۔ حتیٰ کہ ایک یونانی خاتون جو یونان سے باہر تھیں وہ احمدی ہو گئیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یونان سے باہر کوشش کی جائے تو یونانی لوگ احمدی ہو سکتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ موجودہ یونان وہ یونان نہیں ہے جہاں سکندر اعظم پیدا ہوا جس نے نصف دنیا پر حکومت کی۔ سکندر اعظم کے وقت کا یونان اب چار مختلف حصوں میں بٹ کر چار ممالک میں شامل ہو چکا ہے اسی کا ایک حصہ مقدونیہ کے نام سے الگ ہو چکا ہے اور آزاد ملک بن گیا ہے۔ ایک حصہ بلغاریہ میں اور ایک حصہ یوگوسلاویہ میں شامل ہے۔ اور ایک اور حصہ ایک اور ملک میں شامل ہے۔

مقدونیہ میں احمدیت حضرت صاحب نے فرمایا وہ مقدونیہ جو یوگوسلاویہ کا حصہ تھا وہ جگہ سکندر اعظم کی جائے پیدائش تھی۔ ہم نے مقدونیہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اس کا سہرا بیلجیم کے سر ہے۔ جہاں ایک پہلا شخص احمدی ہوا ہے۔ پھر جرمنی میں بھی ایک دو افراد احمدی ہوئے ہیں جن کا تعلق مقدونیہ سے ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج صبح میں ان میں سے ایک فیملی سے ملا ہوں جو بہت پر جوش احمدی ہیں ان کا بار بار یہ مطالبہ تھا کہ مقدونیہ کی زبان کو بھی احمدیہ ٹیلی ویژن کے ترجمہ کی زبانوں میں شامل کیا جائے تاکہ مقدونیہ میں احمدیت کا تعارف ہو سکے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب میں نے کہا کہ اپنی زبان کے بارے میں کچھ بتاؤ تو میں یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ ان کی زبان اردو سے بہت ملتی جلتی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اپنی زبان کے چند الفاظ بتاؤ کہ "آؤ" کو کیا کہتے ہیں تو انہوں نے کہا اسے ہم "آوے" کہتے ہیں۔ "جاؤ" کو "جا" اور "پیو" کو "پی پانی" کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں یہ جان کر بے حد حیران ہوا کہ ان کی زبان اردو سے اتنی ملتی جلتی ہے کہ میرا خیال ہے کہ اردو جاننے والے چند ماہ میں یہ زبان سیکھ سکتے ہیں۔

شریف طبع مولوی صاحبان حضرت صاحب نے ڈش انٹینا کے رد عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض مولوی صاحبان بھی ہمارا پروگرام دیکھتے ہیں اور بعض تو چھپ چھپ کر دور دراز کے علاقوں میں جا کر دیکھتے ہیں تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ وہ کون ہیں۔ پھر ایسے مولوی صاحبان مجھے خط بھی لکھتے ہیں اور یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ ان کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ احمدیوں کو یہ بڑی غلط فہمی ہے کہ سارے کے سارے مولوی صاحبان کٹر مخالف ہیں۔ یہ حقیقت نہیں ہے ۹۵ فیصد مولوی صاحبان سادہ اور شریف لوگ ہیں جو احمدیوں کے خلاف کسی ظلم و زیادتی میں شامل نہیں ہوتے صرف ۵ فیصد مولوی صاحبان ایسے ہیں جو ایسی حرکات میں ملوث ہوتے ہیں۔ اگر سارے کے سارے مولوی صاحبان ایسے ہوتے تو پاکستان میں احمدیوں کی زندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی۔ بہت سے شریف لوگ اور صاحب علم علماء ہیں جو ہمارے پروگرام دیکھتے ہیں۔ اور رابطہ کرتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے ساتھ محبت اور پیار سے رابطہ قائم کرنا چاہئے۔

انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں

انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقع اور محل کے مطابق' کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئی تھیں۔ اور ان کے رد کرنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اٹھ رہی تھیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

فخر الحق شمس

فن تعلقات عامہ - دورِ جدید کی ضرورت

فن تعلقات عامہ اس ترقی کرتی دنیا میں بہت اہمیت کا حامل ہے، ہم جبکہ ۲۱ ویں صدی کی دہلیز پر دستک دے رہے ہیں اور اس دور میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانا اور ان کا پیغام قبول کرنا اور تعلقات صحیح خطوط پر استوار کرنا ہماری ضرورت بن گیا ہے' اور یہی ضرورت اب فن تعلقات عامہ کی شکل اختیار کر گئی ہے' آیئے دیکھیں کہ یہ فن کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی اہمیت و ضرورت کتنی ہے۔

تعلقات عامہ کے براہ راست معنی یہ ہیں کہ یہ عام لوگوں کے آپس کے تعلقات کا فن ہے' تاہم اس کے معروف' سادہ اور کم و بیش مکمل معنی کچھ یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ عام لوگوں یا پبلک کے ساتھ کسی ادارے کے تعلقات کو "تعلقات عامہ" کہتے ہیں' اس امر کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ معلومات کی بنا پر جملہ امور سے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے لئے تعلقات عامہ کے ذریعے ابلاغ کے ایک حصہ کا کام لیا جاتا ہے' جب حکومت کو اپنے عوام سے مخاطب ہونا ہو' کسی کمپنی کو اپنی مصنوعات کی ترسیل کے لئے اپنے صارفین کے ساتھ ابلاغ کی ضرورت ہو' اداروں نے اپنے متعلقین کو اطلاعات فراہم کرنی ہوں یا کسی صنعت کار کو اپنے ملازمین کے ساتھ گفت و شنید کرنی ہو تو تعلقات عامہ کے ادارے رابطے کا موثر ترین وسیلہ ثابت ہوتے ہیں۔

تعلقات عامہ کی ابتداء ابتدائے تہذیب سے شروع ہوئی' مذہبی اور موسمی تہوار' مندر' کارواں' قافلے' وغیرہ سب تعلقات عامہ کی ترویج اور ترقی کے بہترین ادارے رہے ہیں' جن میں تعلقات عامہ پروان چڑھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تعلقات عامہ کا فن ترقی کرتا گیا۔

دور جدید میں تعلقات عامہ کا بانی ایک امریکی صحافی آئی وی لی Ivy lee ہے جس نے تعلقات عامہ کا جدید نظریہ پیش کیا' اور امریکہ میں تعلقات عامہ کو نہ صرف مقبول بنایا بلکہ ایک فن کی حیثیت دی' اسی لئے تعلقات عامہ کا فن دور جدید میں بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے' ایک طرف دنیا بھر کے ممالک ایک دوسرے سے بہتر تعلقات استوار کرنے اور قوموں کی برادری میں زیادہ سے زیادہ حمایت حاصل کرنے کے لئے دن رات ابلاغ عام کے ذرائع کو بھرپور طریقے سے استعمال کر رہے ہیں تو دوسری طرف دنیا میں ہر ملک کی حکومت اپنے عوام کو اپنی کامیابی اور اپنی پالیسیوں کی افادیت کا یقین دلانے کے لئے تعلقات عامہ کے فن کو بھرپور طریقے سے استعمال کر رہی ہے سائنسی اور تکنیکی ترقی کی وجہ سے نجی سطح پر تعلقات عامہ کی اہمیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ دنیا بھر کے عوام میں ابلاغ کے انقلاب کی وجہ سے اپنے حقوق و فرائض کے بارے میں جو شعور پیدا ہوا ہے اس کے پیش نظر عوام کو مختلف قسم کی خدمات مہیا کرنے والے اداروں کے لئے بھی تعلقات عامہ کے شعبے قائم کرنے ضروری ہو گئے ہیں۔ اور تعلقات عامہ ابلاغ کا تیزی سے ترقی کرتا ہوا وہ ذریعہ بن گیا جو عالمی سطح پر صنعتی' سیاسی' معاشی' معاشرتی اور ابلاغ عام میں تعلق پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

تعلقات عامہ قدیم فن ہے' یہ کوئی نئی چیز نہیں' یہ ہر معاشرے میں ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا' البتہ زمانے کے ساتھ اس کی شکل تبدیل ہوتی رہتی ہے پرانے زمانے میں جب مملکتیں چھوٹی ہوتی تھیں اور آبادی محدود تو بادشاہ کے دربار میں ہر کوئی آسکتا تھا' اور اپنی فریاد پیش کر کے انصاف حاصل کر سکتا تھا' اور کچھ بادشاہ تو راتوں کو بھیس بدل کر نکل جاتے اور معلوم کرتے کہ عوام ان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں' اور وہ کن مشکلات میں گرفتار ہیں' پھر وہ ان کی مشکلات کو دور کرتے' پہلی جنگ عظیم کے بعد امریکی کاروباری اداروں نے باقاعدہ افسر تعلقات عامہ ملازم رکھے' جو اس فن کی باریکیوں سے آگاہ تھے' ان لوگوں نے آجر اور مزدوروں کے درمیان رابطے اور درمیانی واسطے کا کام دیا' جدید حکومتوں نے لوگوں کے معمولات زندگی اور نجی امور میں زیادہ مداخلت شروع کی تو حکومتوں کو ایسے افراد کی ضرورت پیش آئی جو غلط فہمیاں دور کر کے لوگوں کے جذبات کو ٹھنڈا کر سکیں' یہی مقصد سرکاری اداروں میں تعلقات عامہ کا سبب بنا' اور اب یہ عالم ہے کہ کوئی سرکاری و نیم سرکاری ادارہ ایسا نہیں جس میں شعبہ ہائے تعلقات عامہ قائم نہ ہوں۔

ڈاکٹر عبد السلام خورشید نے تعلقات عامہ کے فن پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تعلقات عامہ کا فن اتنا ہی پرانا ہے جتنا مستحکم حکومت کا تصور پرانا ہے' عہد فراعنہ کا مصر ہو یا پھر چین بھارت یا پاکستان' حکومت تعلقات عامہ کی ضرورت محسوس کرتی ہے اور اس میں ایسے شعبے قائم تھے جن کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ عوامی شکایتوں' امنگوں اور جذبوں کو حکمرانوں تک پہنچایا جائے' اور حکمرانوں کے نیک کاموں کو قوم تک پہنچایا جائے' جہاں تعلقات عامہ کا عمل باقاعدہ تھا وہاں حکومتیں پائیدار رہیں اور جہاں اس میں رخنہ پڑا حکومتوں کے تختے الٹ گئے' اور وہ زوال پذیر ہونے لگیں۔

(ا) "کسی ادارے اور عوام کے درمیان افہام و تفہیم' باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے منظم' مربوط' اور باقاعدہ منصوبہ بندی سے کی گئی کوشش کو تعلقات عامہ کا نام دیں گے۔

تعلقات عامہ کی کوئی تعریف قطعی یا حتمی نہیں' بہت سے لوگ تعلقات عامہ کو پریس دلالی' پبلسٹی اور پراپیگنڈے سے گڈمڈ کر دیتے ہیں' حالانکہ تعلقات عامہ صرف یہی نہیں البتہ یہ سب تعلقات عامہ کے جزو ضرور ہیں' اوپر بیان کی گئی تعریفوں کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ تعلقات عامہ کا بنیادی مقصد سچائی' معلومات' مکمل اور مصدقہ اطلاعات کی بنیاد پر دو طرفہ افہام و تفہیم کا بہاؤ جاری رکھنا ہے۔

تعلقات عامہ کا پھیلاؤ اور اس کا استعمال متعلقہ افراد یا اداروں پر منحصر ہے کہ وہ اس سے کس نوعیت کا کام لیتے ہیں' مگر تعلقات عامہ کا فلسفہ' حکمت عملی اور طریق کار یکساں ہو گا' خواہ اسے کسی ذولسانی صوبے میں زبان کے مسئلے پر ہنگاموں کو روکنے کے لئے استعمال کیا جائے یا کسی چھوٹی سی فیکٹری میں مزدوروں اور مالکان کے تعلقات کی خوشگواری کا معاملہ ہو۔

تعلقات عامہ کی اہمیت تعلقات عامہ کی اہمیت کو کسی نے ایک فقرے میں یوں بیان کیا ہے'

"کاڈ فش (مچھلی کی ایک قسم) ایک دن میں خاموشی سے دس ہزار انڈے دیتی ہے' جبکہ مرغی ایک دن میں ایک انڈہ دیتی ہے اور خوب کڑکڑاتی ہے' تمام دنیا مرغی کے انڈے کھاتی ہے' کاڈ فش کے انڈوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔" اگر ہم مرحلہ وار اس کی جانچ پڑتال کریں تو معلوم ہو گا کہ

ا۔ تعلقات عامہ دو طرفہ ابلاغ کا نام ہے۔

۲۔ یہ ایک منظم اور کاروباری انداز کا فن ہے۔

۳۔ اس فن کو محض اشتہار کی ایک قسم سمجھنا قطعاً درست نہیں۔

۴۔ اس کا تعلق مختلف النوع گروہوں کے ساتھ براہ راست ہوتا ہے۔

۵۔ یہ ایک ایسے عمل کا نام ہے جو مخصوص مقاصد کے تحت معلومات حاصل کر کے عوام تک پہنچاتا ہو اور یوں افہام و تفہیم کے حصول کے لئے سرگرم ہوتا ہے۔

یہ دور تعلقات عامہ کا دور ہے' حکومتیں ہوں یا نیم سرکاری ادارے' سیاسی جماعتیں ہوں یا معاشرتی مجالس' یونیورسٹیاں ہوں یا تجارتی اور صنعتی ادارے غرض کوئی بھی منظم گروہ یا ادارہ ہو اس کی مسلسل کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرے کیونکہ اس کے بغیر کسی بھی ادارے کا چلنا محال ہے' تعلقات عامہ نے ایک باقاعدہ فن کا روپ لے لیا ہے' امریکہ میں یہ معراج کمال تک ہے' یورپ میں بھی اس کا اثر ہمہ گیر ہے اور افریشیائی دنیا میں یہ فن روز بروز ترقی پذیر ہے' پاکستان میں یہ فن ابھی ابتدائی مراحل میں ہے گو کہ شروع میں اسے اہمیت نہیں دی گئی' جب سے اس فن نے اپنی اہمیت خود منوائی ہے اسی وقت سے اس پر کام کرنے کی رفتار تیز ہوئی ہے اور یہ ترقی کی منازل جلد جلد طے کر رہا ہے۔

تعلقات عامہ کی ضرورت خاندان اگرچہ محدود سا حلقہ ہوتا ہے جو معاشرے سے براہ راست پیوستہ بھی ہے یہاں باہمی بحث و تمحیص کی راہ میں رکاوٹیں بھی نہیں ہوتیں پھر بھی افراد خاندان میں رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں' حالانکہ یہاں قریبی تعلقات سے غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں' پبلک یا کاروباری زندگی میں تو غلط فہمیوں کے اور بھی مواقع ہوتے ہیں' جہاں ذاتی تعلقات کی عدم موجودگی تعاون اور افہام و تفہیم کو مشکل بنا دیتی ہے۔

ان حالات میں تربیت یافتہ ماہرین تعلقات عامہ ابلاغ کے جدید ذرائع اور ترغیب کو بروئے کار لا کر اس خلا کو پورا کرتے ہیں' جن سے اداروں اور ان کی پبلک میں افہام و تفہیم پیدا کی جاتی ہے' حکومت اور عوام' آجر اور مزدور' صنعت کار اور خریدار' دکاندار اور گاہک ان سب کے درمیان خوشگوار تعلقات کا قیام

باقی صفحہ ۵ پر

(20-اپریل 1994)

ثمینہ فرخ مخدوم

حضرت امِ عمارہ- ایک بہادر خاتون

اگر ہم تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو ہمیں آسمان روحانیت پر بے شمار ستارے نہایت روشن اور آب و تاب کے ساتھ چمکتے نظر آتے ہیں جنہوں نے دین حق کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین کی خاطر نہ جان کی پرواہ کی نہ مال کو عزیز سمجھا بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور انہیں پیش کرنا اپنے لئے ایک اعزاز سمجھا صحابہ کرامؓ کے شانہ بشانہ صحابیات رسولؐ نے بھی قربانی اور استقامت کی وہ عظیم داستانیں رقم کیں جن کا ہر لفظ دین سے بے پایاں عشق کی سیاہی میں ڈوب کر لکھا گیا۔ صحابیاتؓ کی پاکیزہ زندگی پر نظر دوڑائیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت جسے پست اور حقیر مخلوق سمجھا جاتا تھا دین حق نے اسے مرد سے برابری کا درجہ دیا اور شجاعت جسے مردوں کا وصف سمجھا جاتا تھا اور عورت کو کمزور اور بزدل تصور کیا جاتا تھا قرآن کی انقلابی تعلیم سے متاثر ہو کر اسی عورت نے بہادری کی عظیم الشان مثالیں پیش کیں خواتین نے ہمت و جرأت کے وہ چراغ روشن کئے جنہیں مظالم کی آندھیاں بجھا نہ سکیں

ان میں ایک نامور خاتون حضرت ام عمارہؓ بھی ہیں آپؓ کا اصل نام نسیبہؓ تھا اور کنیت ام عمارہؓ تھی آپ کا تعلق مدینہ کے اہم قبیلہ خزرج کے خاندان "نجار" سے تھا مدینہ کے جو بڑے بڑے سربر آوردہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے انہیں میں آپ کا خاندان بھی شامل تھا وآپ قلیل عرصہ کفر کی تاریکی میں رہنے کے بعد نور ایمان سے منور ہوئیں آپ کا پہلا نکاح زید بن عاصم سے ہوا پھر آپ عربہ بن عمرو کے نکاح میں آئیں۔ آپؓ وہ خوش قسمت صحابیہؓ ہیں جن کو اولین سابقات میں سے ہونے اور انصاریہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت عقبہ میں شرکت حضرت ام عمارہؓ کی زندگی کا پہلا شاندار واقعہ ہے۔ عقبہ گھاٹی کو کہا جاتا ہے چونکہ یہ بیعت گھاٹی میں ہوئی اس لئے اسے بیعت عقبہ کہا جاتا ہے اس میں عہد کیا گیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لے چلیں ہم جان و مال اور اولاد سب کچھ اللہ کے دین کی خاطر قربان کر دیں گے حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے مدینہ کے ان ۷۳ مسلمانوں میں دو عورتیں بھی شامل تھیں جن میں ایک ام عمارہؓ تھیں۔ اپنے اس عہد کو حضرت ام عمارہؓ نے اس خوش اسلوبی سے نبھایا کہ معرکہ احد میں بہت بہادری سے حصہ لیا۔ اس غزوہ میں جب تک مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا آپ مشک کندھے پر اٹھائے مجاہدین کو پانی پلانے میں مصروف رہیں مگر جب آنحضور ﷺ کے عمّ محترم حضرت حمزہؓ شہید ہوئے اور بہت سے جانثار صحابہؓ نے بھی جام شہادت نوش کیا اور گنتی کے چند آدمی حضرت نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لئے رہ گئے تو آپؓ حضور ﷺ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہیں جب کفار بڑھتے تو آپ اپنی تلوار اور تیر سے انہیں روکتیں آپ خود بیان کرتی ہیں کہ میں اپنی ڈھال سے دشمنوں کے حملے روکتی تھی اور یہ تدبیر کرتی تھی کہ جب کوئی سوار وار کرتا تھا تو روک لیتی اور پھر اس کے آگے بڑھتے ہی پیچھے سے ایسا زور سے وار کرتی کہ اس کے گھوڑے کا پاؤں کٹ جاتا اور وہ مع سوار کے زمین پر گر جاتا یہ دیکھ کر آنحضرت ﷺ میرے بیٹے عبداللہ کو آواز دے کر امداد کے لئے بھیجتے پھر میں اور وہ دونوں سوار کا خاتمہ کر دیتے۔

جب ابن قمیہ نامی کافر نے اللہ کے رسول ﷺ پر وار کیا اور آپؐ کے رخسار مبارک سے خون بہنے لگا تو حضرت ام عمارہؓ نے بڑی بے تابی کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا لیکن ام عمارہؓ کو کندھے پر گہرا زخم آیا جس کی وجہ سے آپ خون میں نہا گئیں مگر آپ نے صبر کا بے مثال نمونہ قائم کرتے ہوئے خاموشی سے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ حضورؐ پر نور نے اپنے سامنے آپؓ کے زخم پر پٹی بندھوائی اور اس عظیم محسنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ واللہ! آج ام عمارہ کا کارنامہ دوسرے کارناموں سے بہت زیادہ اہم ہے۔ مانگو کیا مانگتی ہو۔ اس وقت حضرت ام عمارہؓ نے تمام دنیاوی کامیابیوں اور کامرانیوں کو چھوڑ کر صرف جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو پسند کیا اور فرمائش کی کہ اپنے مقدس ہونٹوں سے صرف یہ دعا کر دیجئے کہ جس طرح اس وقت اس زمین پر میں آپؐ سے تقرب کا شرف چاہ رہی ہوں موت کے بعد اٹھائی جاؤں تو آسمانوں پر بھی مجھے یہ شرف عطا ہو آپؐ نے یہ دعا فرمائی تو آپ خوشی سے بولیں اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں ہے۔ غزوہ احد کے بعد فتح خیبر اور فتح مکہ میں بھی شریک ہوئیں پھر حضرت رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب جنگ یمامہ ہوئی تو اس میں آپؓ کا بیٹا مسلیمہ کذاب کے لشکر کے ہاتھوں قید ہوا تو مسلیمہ نے اسے بلا کر پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آپ کے بیٹے حبیبؓ نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس پر انہوں نے کہا ہرگز نہیں یہ سنتے ہی اس نے حکم دیا کہ ان کا ایک عضو کاٹ دیا جائے پھر ہر عضو کاٹنے کے بعد وہ یہی سوال کرتا کہ کیا محمد اللہ کے رسول ہے لیکن ان کے پائے ثبات میں لرزش نہ آئی اور برابر اقرار کرتے رہے اور آخر اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہوئے خدا سے جا ملے جب آپ کو بیٹے کی شہادت کا علم ہوا تو آپ نے منت مانی کہ اس جنگ میں یا تو مسلیمہ کو قتل ہوتے دیکھیں گی یا پھر خود ہی اپنی جان دے دیں گی یہ کہہ کر آپ نے تلوار بلند کی اور میدان کار زار میں گھس گئیں آپ کو بارہ زخم آئے اور آپؓ کا ایک ہاتھ بھی کٹ گیا مگر آپؓ نے بڑی بہادری سے کفار کا مقابلہ کیا اور بالآخر مسلیمہ کذاب جہنم رسید ہو گیا۔ اس طرح رسول کریم ﷺ کی یہ بات درست ثابت ہوئی کہ "اے عمارہؓ جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی (خاتون) میں کہاں ہے"۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۴

ضروری ہے، پھر ہر ملک اپنے سیاسی فلسفے اور پالیسیوں کے لئے دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ مقبولیت اور مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس کے لئے تعلقات عامہ کی جدید تکنیک او طریق کار استعمال کئے جاتے ہیں، جس طرح پاکستان کشمیر کے مسئلے پر بین الاقوامی رائے اپنے موقف کے حق میں ہموار کرتا رہتا ہے۔

تعلقات عامہ / اجزائے ترکیبی

۱۔ تعلقات عامہ وہ تمام کچھ ہے جو کسی تنظیم یا ادارے اور اس سے متعلقہ افراد یا جن سے اسے واسطہ پڑتا ہو، میں اندرونی اور بیرونی طور پر باہمی افہام و تفہیم پیدا کرتا ہے۔

۲۔ کسی تنظیم یا ادارے کی عوامی شبیہ (Public Image) کو بہتر طور پر پیش کرنے کے لئے ہدایات اور مشورے۔

۳۔ غلط فہمیوں کا کھوج لگانا اور ان اسباب اور ذرائع کا خاتمہ جو غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں۔

۴۔ پبلٹی، تشہیر، نمائشوں اور فلموں سے کسی تنظیم کا حلقہ اثر بڑھانے کا عمل۔

۵۔ ہر وہ عمل اور شے جو عوام اور تنظیم کے درمیان ابلاغ کو بہتر بناتی ہے۔

تعلقات عامہ عوام اور سچائی کے درمیان رکاوٹ نہیں ہے نہ ہی ایسی خاردار باڑ ہے جس کا مقصد عوام کو حقیقت حال سے دور رکھنا ہو، عوامی مفاد، سچائی اور اخلاق کو بالا تر رکھتے ہوئے، کسی نکتہ نظر کو کسی پر ٹھونسنا تعلقات عامہ نہیں ہوگا' نہ یہ ایسی پبلٹی ہے جس کا مطمح نظر براہ راست فروخت بڑھانا ہو' البتہ اس کی مدد سے منڈی میں وسعت پیدا کر کے فروخت بڑھائی جا سکتی ہے' تعلقات عامہ صرف سٹنٹ اور رائے عامہ کو دھوکہ دینا نہیں ہے کیونکہ ایسی کارروائیوں سے وقتی فائدہ تو ہو سکتا ہے مگر جب ایسے حربے مسلسل استعمال ہوں گے تو ان کے اثرات تباہ کن ہو جائیں گے' تعلقات عامہ صرف پریس سے تعلقات بھی نہیں اگرچہ یہ تعلقات بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

غرض آج کے دور میں کسی بھی سرکاری' نیم سرکاری یا پرائیویٹ ادارے کو ترقیات کی منازل طے کرنے کے لئے تعلقات عامہ کے شعبہ کی بہت ضرورت ہوتی ہے' اسی ضرورت کے پیش نظر ہر ادارہ اس کی طرف بھرپور توجہ دے رہا ہے' یعنی قومی و عالمی پریس' دستاویزی' صنعتی و تجارتی فلموں کے ذریعے' معلوماتی پوسٹرز' نمائشوں کے ذریعے' لٹریچر' کتب' مذاکروں اور کانفرنسوں کے ذریعے غرض جو ان کے ذہن میں آتا ہے یا ان کا ادارہ چاہتا ہے ہر اس طریقے سے اپنے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے تاکہ ترقیات انہی کے قدم چومیں۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دو اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

ترکی میں امریکی سفارت خانے پر سنگباری

انقرہ (ترکی) میں واقع امریکی سفارت خانے نے حکومت ترکی سے کہا ہے کہ ان کی بہتر حفاظت کے انتظامات کئے جائیں۔ اتوار ۱۰- اپریل کو ترکی کے سفارت خانے پر انقلابیوں کی طرف سے پتھر برسائے گئے جس کے بعد یہ درخواست کی گئی ہے۔ یہ بات ترکی کی وزرات دفاع کے ایک افسر نے بتائی۔

افسر موصوف نے کہا کہ امریکہ نے بلڈنگ کی بہتر حفاظت کے علاوہ نقصان کا معاوضہ بھی طلب کیا ہے جو بہرحال ہم نے منظور کر لیا ہے۔ انقرہ استنبول اور دیگر بڑے شہروں میں ہزاروں انتہاپسندوں نے بوسنیا کے مسلم شہر گوراڈزے پر سربیا کے تازہ حملوں کے خلاف سخت احتجاج کیا تھا۔ انقرہ میں ہونے والے مظاہروں میں امریکہ اور اقوام متحدہ کے دفاتر پر پتھر برسائے گئے۔ ایک گروپ سفارت خانے کے احاطے میں داخل ہو گیا جس نے کھڑکیاں توڑ ڈالیں اور دروازے میں ترکی کا جھنڈا نصب کر دیا۔ یہ مظاہرے پرائیویٹ ٹی وی سٹیشنوں کی ان مبالغہ آمیز رپورٹوں کے بعد ہوئے تھے جن میں کہا گیا تھا کہ گوراڈزے میں کیمیائی ہتھیاروں سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

سوموار کے روز حکومت نے انٹرسٹار اور ٹی جی آر ٹی نامی ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے خلاف الزامات عائد کئے ہیں کہ انہوں نے جھوٹی خبریں دیکر عوام کو مشتعل کیا اور غیر قانونی مظاہرے کرائے۔

مظاہرین نے جن میں سے بہت سے سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھے عربی میں لکھے ہوئے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے انہوں نے پولیس کا مقابلہ کیا جو ان کو منتشر ہونے کو کہہ رہی تھی۔ مظاہرین نے اینٹی سیکولر نعرے لگائے۔

★☆★☆★

مصر میں ہنگامی حالت میں توسیع

مصر میں تیرہ سال سے نافذ ہنگامی حالت میں مزید ۳ سال کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کا مقصد حکام کو بنیاد پرستوں سے مقابلہ میں مدد دینا ہے۔

پارلیمنٹ میں توسیع کی یہ تجویز صدر حسنی مبارک کی طرف سے پیش کی گئی جس کی مخالفت ۴۰۰ رکنی پارلیمنٹ میں صرف ۱۲- اپوزیشن اور آزاد اراکین نے کی۔

وزیر داخلہ حسن الالفی نے پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامی حالت کے نفاذ کی وجہ سے سیکیورٹی سروسز کو دہشت گردی کے کئی منصوبوں کو ناکام بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ استثنائی اقدامات ہیں جو ضروری ہیں کیونکہ ملک کا مقابلہ بنیاد پرستوں سے ہے جن کی کارروائیوں سے گذشتہ ۲ سال کے عرصہ میں ۳۶۰- افراد موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔

وزیر موصوف نے پارلیمنٹ کو جہاں صدر حسنی مبارک کے حامیوں کو اکثریت حاصل ہے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ان قوانین سے مصر میں اظہار رائے کی آزادی پر قدغنیں نہیں لگائی جائیں گی۔

مصر میں ایمرجنسی کے نفاذ پر انسانی حقوق کا گروپ اور اپوزیشن تنقید کرتی رہتی ہے۔ اس کے تحت پولیس کو یہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ پولیس کسی بھی شخص کو وارنٹ کے بغیر گرفتار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایسے قیدیوں کو بھی دوبارہ گرفتار کیا جا سکتا ہے جو اپنی قید کی میعاد پوری کر چکے ہوں۔ ہنگامی حالت کے یہ قوانین اکتوبر ۱۹۸۱ء میں بنیاد پرستوں کے ہاتھوں صدر انور سادات کے قتل کے بعد نافذ کئے گئے تھے۔

★☆★☆★

تحریک جدید کے بارے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا۔ اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اُسے اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اس کی رضامندی کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بلاوا اسی کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سعدیہ تسنیم

ٹیلیوژن اور ویڈیو کے فوائد اور نقصانات

فوائد:- موجودہ دور میں ٹیلیویژن اور ویڈیو نشرواشاعت اور تعلیم و تفریح کا موثر ذریعہ ہیں ان سے ذہن بہت جلد متاثر ہوتا ہے کیونکہ فلم بیک وقت ہماری قوت سامعہ- باصرہ اور متخیلہ کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح اس کا دائرہ اثر بہت گہرا اور وسیع ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ٹیلیویژن کے ذریعے تعلیم و تدریس سے لوگوں کو متعارف کروا رہے ہیں علمی' سائنسی' موضوعات کے علاوہ ملکی تہذیب و تمدن اور سیاسی نظریات کو عوام پر بخوبی واضح کیا جا سکتا ہے۔ ٹیلی ویژن سے آپس میں رابطے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک قوم دوسری قوم کو اور ایک ملک دوسرے ملک کو بالواسطہ طور پر متاثر کرتی ہے۔ اس طرح مختلف تہذیبیں ایک دوسرے کے قریب آتی ہیں اور ایک دوسرے کا اثر قبول کرتی ہیں۔ ہم پاکستان میں بیٹھے ہوئے چین کی تہذیب سے واقفیت حاصل کرتے ہیں اور چین کے لوگ گھر بیٹھے بیٹھے پاکستانی تہذیب وثقافت سے آشنا ہوتے ہیں۔ اور انسان سے آشنا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے رہن سن سے آشنا ہوا جائے۔ کیونکہ تہذیب و ثقافت انسان کے کردار پر بہت گہری چھاپ ڈالتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم مختلف صوبوں کی تہذیب سے آشنا ہو کر ان سے آشنا ہوتے ہیں اور سندھی' بلوچی' پنجابی' پٹھان سب اپنے آپ کو "بھائی بھائی" اور "پاکستانی" کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ سوسائٹی کی اصلاح کا کام ویڈیو اور ٹیلی ویژن سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جب سوسائٹی کی قباحتوں کو فلموں کے ذریعے لوگوں کے سامنے کیا جاتا ہے تو طبیعتیں اس سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔ جو کام سینکڑوں لیکچر کر سکتے ہیں وہ ایک دستاویزی فلم سے ہو جاتا ہے۔ اولوالعزم بہادروں کے کارناموں کو دیکھ کر طبیعت میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ بلند خیال انسانوں کی زندگی کے واقعات آنکھوں کے سامنے دیکھ کر طبیعتوں کو بلند کردار کی طرف رغبت ہوتی ہے۔

تعلیم کا معیار بڑھانے میں بھی بہت مدد ملتی ہے۔ بچوں کے تعلیمی پروگرام ان کے ذہنی ارتقا کے لئے ایک بااثر معلم کا کام دیتے ہیں۔ بچے بڑی دلچسپی سے یہ پروگرام دیکھتے ہیں۔ اور معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ معلومات اعلیٰ درجے کے معلم کا کام کرتی ہیں۔ وہ کام جس کے لئے بہت سے رسائل اور اخبارات کھنگالنے پڑتے تھے اور اس مضمون کے ماہرین سے رابطہ کرنا پڑتا تھا اب وہ کام ٹی- وی کی بدولت بہت جلد ہو جاتا ہے۔

نقصانات جس طرح اس کے فوائد لاتعداد ہیں اس طرح اس کے نقصانات بھی بے شمار ہیں ویڈیو اور ٹی- وی دونوں ہی قوت اور وقت کا ضیاع ہیں۔ زر کا سوال بھی کچھ کم قابل غور نہیں۔ جن لوگوں کو فلم دیکھنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ یہ مہنگی تفریح اگر استطاعت نہ بھی ہو تو اس پر اتنا پیسہ خرچ کرتے ہیں اور اس طرح بے جا خرچ کرنے سے گھریلو بجٹ پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اور غریب شخص مزید غریب ہو جاتا ہے۔ اور ملک میں جہاں غربت بڑھتی ہے وہاں طبقاتی تفاوت کی خلیج مزید وسیع ہو جاتی ہے۔ اس کاروبار سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر لوگوں کو کوئی پرواہ نہیں کیونکہ جب ایسی عادت پڑ جاتی ہے تو اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔

نوجوان قوم کا معمار ہوتا ہے۔ اسے کئی طرح کی معاشی ذمہ داریاں نبھانی ہوتی ہیں۔ اور اگر قوم کا معمار سارا وقت ذوق و شوق سے ٹی- وی دیکھنے میں گذارتا ہے۔ تو اس کی پڑھائی پر اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی پڑھائی کا وقت ٹی- وی پر لگ جاتا ہے۔ نوجوانوں کو کئی معاشی ذمہ داریاں سنبھالنی ہوتی ہیں اس لئے ان کا مستقبل شاندار ہونا ضروری ہے اور ایسے نوجوانوں کا کوئی مستقبل ہی نہیں ہوتا تو اسے قوم کا معمار کیسے کہا جا سکتا ہے؟ ایک اور بات یہ ہے کہ میٹرک پاس لڑکے کو کوئی اچھی نوکری نہیں مل سکتی۔ کلرکی کرنے پر وہ آمادہ نہیں۔ مزدوری اس کے شایان شان نہیں' تو ایسا لڑکا سوائے بے روزگاروں کی تعداد میں اضافے کے اور کیا کر سکتا ہے۔ اور بے روزگاری ایسی لعنت ہے جس سے فرار حاصل کرنا ممکن نہیں۔

اسی طرح لڑکیاں ٹی- وی اور فلمیں دیکھ کر فیشن سیکھتی ہیں پڑھائی کم اور فیشن زیادہ یہ ان کا ماٹو بن جاتا ہے ہر فلم ایکٹر اور

ایکٹریس کی تصویریں ان کی کتابوں اور فائلوں میں موجود ہوتی ہیں۔ بالوں کا انداز کپڑوں کا انداز۔ میک اپ کا انداز جیولری کا فیشن ہر چیز وہ ٹی۔ وی کے ذریعے سیکھ لیتی ہیں۔ دوپٹے کے نام پر رسیاں اور جہاں برقعے پہنے جاتے تھے وہ برقعے پہلے چاک والے۔ پھر کوٹ اور اب ہاف کوٹ (گھٹنوں سے اونچے) ہو گئے۔ پردے کے نت نئے فیشن ایک ماں مستقبل کی امین ایسا کرے گی تو اس کی گود سے نکلنے والی نسل کی ضمانت کوئی نہیں دے سکتا۔

معاشی مسائل ٹی۔ وی۔ ویڈیو کے مرہون منت ہیں فیشن کر کے لڑکیاں پیسے اڑاتی ہیں اور بے روزگاری' غربت عام مسائل ہیں جو ہر دوسرے گھر میں جنم لیتے ہیں معاشرتی برائیاں بھی ایسے موسموں میں خوب پھیلتی ہیں۔ چوری 'ڈاکہ' اسمگلنگ' رشوت ایسے جرائم عام ہو جاتے ہیں۔ جب غربت کی وجہ سے پیسے پورے نہیں ہوتے بیوی بچوں کے تقاضوں سے تنگ آکر اچھا خاصا ایمان دار شخص رشوت لینا شروع کر دیتا ہے۔ لڑکے فلموں میں چوری اور ڈاکے کے نئے نئے انداز سیکھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔ اسمگلنگ کے ذریعے راتوں رات امیر ہو جانے کے خواب دیکھتے ہیں اور اپنے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دیتے ہیں۔ فلموں کے منحرب الاخلاق واقعات دیکھ کر لڑکے اوباش بن جاتے ہیں۔

ذہنی معاشی' معاشرتی نقصانات تو صرف سوچنے والے کو نظر آتے ہیں لیکن نئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اگر مسلسل ٹی۔ وی دیکھا جائے تو نہ صرف آنکھیں بینائی سے محروم ہو سکتی ہیں بلکہ مسلسل بیٹھے رہنے سے جوڑوں میں درد بھی رہنے لگتی ہے۔ اور اعصاب ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتے ہیں۔

بہرحال ویڈیو کے فوائد بہت ہیں اور اس کے نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ مگر بات یہ ہے کہ کوئی بھی شے بذات خود بری نہیں ہوتی بلکہ اس کا غلط استعمال برا ہوتا ہے۔ کسی خراب شے سے بعض اوقات اچھا فائدہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور کسی اچھی چیز سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۵۶ میں ملک عنایت اللہ ولد عبد الحق قوم مغل پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان واقع ترگڑی برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ ایک پلاٹ واقع امیر پارک گوجرانوالہ برقبہ ساڑھے چار مرلے مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰+۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و کاشتکاری (بطور مزارع) مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عنایت اللہ ولد عبد الحق ترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ مبارک احمد ظفر وصیت نمبر ۱۱۴۱۷ گواہ شد نمبر۲ عبد المجید بھٹی وصیت نمبر ۲۶۴۸۲۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۷ میں امتہ الحفیظ زوجہ رانا عطاء اللہ صاحب قوم جھمٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی ساکن کوچہ احمدیہ خوشاب ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بصورت زیور وصول شد (وزنی ۱ تولہ اڑھائی ماشہ ایک کوکا) زیور مالیتی ۴۰۰۰ روپے ۲۔ زیورات وزنی ایک تولہ دس ماشہ مالیتی ۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ زوجہ رانا عطاء اللہ صاحب کوچہ احمدیہ خوشاب شہر گواہ شد نمبر۱ رانا محمد سردار خان ولد رانا عبد الرحمان صاحب خوشاب شہر گواہ شد نمبر۲ محمد احمد سعید ولد رانا عطاء اللہ صاحب کوچہ احمدیہ خوشاب شہر۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۸ میں بشریٰ بیگم زوجہ محمد شریف قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شد ۲۰۰۰ روپے ۲۔ زیورات طلائی (چوڑیاں ۶ عدد) وزنی ۶ تولہ مالیتی ۲۴۰۰۰ روپے ۳۔ دو عدد کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۴۰۰۰ روپے ۴۔ ایک عدد کڑا طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۶۰۰۰ روپے ۵۔ ایک عدد انگوٹھی مالیتی ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم زوجہ محمد شریف موضع شیخ پور ضلع گجرات حال شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین گواہ شد نمبر۱ سید خلیل احمد شاہ وصیت نمبر ۲۶۲۶۱ گواہ شد نمبر۲ محمد شریف وصیت نمبر ۱۶۰۹۱۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۹ میں عاطف شہزاد ولد محمد رفیق شاہد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عاطف شہزاد ابن محمد رفیق شاہد ۸-۳۵-ڈی ملیر توسیعی کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ راجا عرفان احمد ابن راجہ رشید احمد کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۰ میں کاشف شہزاد ولد محمد رفیق شاہد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف شہزاد ابن محمد رفیق شاہد ۸-۳۵-ڈی ملیر توسیعی کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ راجا عرفان احمد ابن راجہ رشید احمد کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود ابن غلام رسول عابد وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۱ میں عامر احمد ولد نصیر احمد قریشی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر توسیعی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر احمد ولد نصیر احمد قریشی ۸۲-سی ملیر توسیعی کالونی علیم آباد کراچی گواہ شد نمبر۱ شیخ امتیاز حسین شاہد وصیت نمبر ۲۵۶۴۶ گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۲ میں سید احسن شاض ولد سید مبشر احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید احسن شاض کمرہ نمبر ۲۵۸ نیو ہاسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور گواہ شد نمبر۱ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱ گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۵۱۶۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۳ میں مظفر احمد ظفر ولد منور احمد اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں

باقی کالم ۱ پر

بقیہ کالم ۴

گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد ظفر کمرہ نمبر ۲۵۷ نیو ہاسٹل ہال روڈ حلقہ سول لائن کے۔ ای۔ میڈیکل کالج لاہور گواہ شد نمبر۱ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱ گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۵۱۶۔

خبریں

ربوہ : 19- اپریل-1994ء
گذشتہ روز بادل چھائے رہے آج دھوپ ہے درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ خطے میں بدلتی ہوئی صورت حال اور نئے حقائق کا سامنا کرنے کے لئے پالیسیوں میں ردوبدل کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نسل کشی کر رہی ہے۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں جاری قتل عام اور بڑے پیمانے پر خواتین کی بے حرمتی کی جانب دنیا کو توجہ مبذول کرنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پرانا عالمی نظام دم توڑ چکا ہے اور نیا جنم لے رہا ہے۔ اقتصادی میدان میں باہمی تعاون اور جدوجہد کا دور ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو جرمنی کے چار روزہ دورے پر بون پہنچ گئی ہیں۔ آصف زرداری اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار مگسی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے صوبہ بھر میں ۲۵ ہزار دیہات میں آباد لاکھوں دیہاتی خاندانوں کو گھروں کے مالکانہ حقوق دے دئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ دیہی آبادی کو شہروں میں منتقل ہونے سے روکنے کے لئے اہم اقدامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نیک نیتی سے عوامی فلاح کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے جس معاشرے میں اقلیتوں کو تحفظ نہیں وہ مہذب کہلانے کا حق دار نہیں۔ اقلیتی وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام نے اقلیتوں کو قابل احترام مقام دیا ہے عبادت گاہوں کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ پانی کا مسئلہ صحیح طریقے سے حل نہ ہوا تو کسی کو پاکستان پر حملہ کر کے اسے تباہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پانی کی قلت کے بحران کی وجہ سے بجلی کے بعد قحط سالی آنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیموں کی عمر کم ہونے سے پانی کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔ پانی کے مسئلہ پر صوبوں میں اختلاف رہا تو سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت قومی سلامتی کے امور پر آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد پر غور کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں سیاسی اکابرین کو مسئلہ کشمیر اور ایٹمی مسئلہ کے بارے میں حقائق بتائے جائیں گے۔

○ یونیسکو نے پاکستان میں اپریل ۱۹۹۵ء میں عالمی ثقافتی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے دو زیر حراست شہریوں سمیت ۷۔ مجاہدین کو شہید اور ۱۵۔ شہریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بھارتی فوجی کیمپ پر مجاہدین کے حملے سے ۴۔ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایف سولہ طیاروں کی خریداری پر باقی ادائیگی روک لی ہے اور فرانس سے میراج ۲۰۰۰ خریدنے کی تجویز زیر غور ہے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے اعلیٰ ذرائع نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت فکسڈ ٹیکس کا فیصلہ واپس نہیں لے گی۔ اس لئے مشروبات تیار کرنے والے صنعتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفاد کے لئے مشروبات کی فروخت کا کام شروع کریں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ آصف زرداری، بے نظیر بھٹو اور فاروق لغاری کا نام بھی مہران بینک سکینڈل میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں بھی سندھ جیسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ دس روپے کی گولی ایک خاندان کے کفیل کو قبرستان پہنچا دیتی ہے۔ مہنگائی نے شہروں کی طرح دیہات کے عوام کی زندگی بھی اجیرن کر دی ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ جب تک مجھے چیئر پرسن تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کوئی مفاہمت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا چیئر پرسن کا عہدہ میرے خاوند کی وصیت ہے میں اس پر سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ عام تاثر یہ ہے کہ معین قریشی کسی "اہم مقصد" کے تحت آئے ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ جنرل وحید اور بے نظیر سمیت اہم حکام سے ملاقاتیں کس حیثیت میں کر رہے ہیں۔ وہ کوئی عہدہ لینے کے لئے تاثر کی تردید کرتے ہیں لیکن ان کی آمد کا مقصد محض جائزہ لینا نہیں ہو سکتا۔

○ سابق گورنر سرحد اور ریٹائرڈ جنرل فضل حق کے قتل کے سلسلہ میں تحریک فقہ جعفریہ کے مرکزی صدر علامہ ساجد علی نقوی سمیت آٹھ افراد کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے گئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے دو دھڑوں میں تصادم کے نتیجہ میں الطاف گروپ کا ایک حامی ہلاک ہو گیا۔ اور کئی افراد زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد ملیر میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔

○ کراچی میں کے۔ ای۔ ایس۔ سی۔ کا ایک بجلی کا سب سٹیشن جل کر راکھ ہو گیا۔ اور متعدد علاقے بجلی سے محروم ہو گئے۔ آتشزدگی کی وجہ صارفین کی جانب سے بجلی کے غیر قانونی استعمال کے نتیجہ میں بڑھنے والا دباؤ بتائی جاتی ہے۔

○ کراچی میں دو علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ سے ۲۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ واپڈا نے بجلی کے بل ادا نہ کرنے پر نسیم آہیر، مہر خداداد لک، اور سلطان چیمہ سمیت ۴۴۔ سیاسی لیڈروں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے لاہور شہر کے لئے ۱۸۳۔ کروڑ روپے کے پیکج کا اعلان کیا ہے۔ اس میں کئی اوور ہیڈ برج، برساتی نالے تعمیر کئے جائیں گے۔ شہر کے ارد گرد رنگ روڈ کی تعمیر کی جائے گی۔ اور پانچ نئی رہائشی سکیمیں تیار کی جائیں گی اور شہر میں جدید ترین آرام دہ بسیں چلائی جائیں گی۔

○ آسٹریلشیا کپ میں نیوزی لینڈ سری لنکا کو ہرا کر سیمی فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ اب آسٹریلیا اور بھارت کا سیمی فائنل ہو گا اور پاکستان نیوزی لینڈ کے ساتھ سیمی فائنل کا میچ کھیلے گا۔

○ گورازدے پر سربوں کا مکمل قبضہ ہو گیا ہے ٹینک شہر میں آزادانہ نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ عالمی ادارہ سربوں کی جارحیت روکنے میں ناکام ہو چکا ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۹۴ء کو دفتر الفضل بند رہے گا لہٰذا جمعرات ۲۱۔ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

جرمن و پاکستانی ادویات
• مدر ٹنکچرز • پوٹینسیاں • تمام بائیو کیمک ادویات
• سادہ گولیاں • ہر قسم کی ٹکیاں • شوگر آف ملک
نیز پلاسٹک کی ٹیوبز اور ڈراپرز دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھ) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون: آفس: 771 کلینک: 606

قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ
سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات: میٹھا پانی • بجلی • سیوریج • سڑکیں • سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون 721762 84641

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پر امید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون 212388

218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔